صحابہ اور طلقاء

مؤلف
محمد مبشر تنویر نقشبندی فاروقی

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

کتاب یا رسالے کا نام:

صحابہ اور طلقاء

مصنف، مؤلف:	صحابہ اور طلقاء
موضوع:	محمد مبشر تنویر نقشبندی
ناشر:	SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
ڈیزائننگ اور کمپوزنگ:	PURE SUNNI GRAPHICS
سنہ اشاعت:	OCTOBER 2022
صفحات:	39

© All Rights Reserved.
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
POWERED BY AMO

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

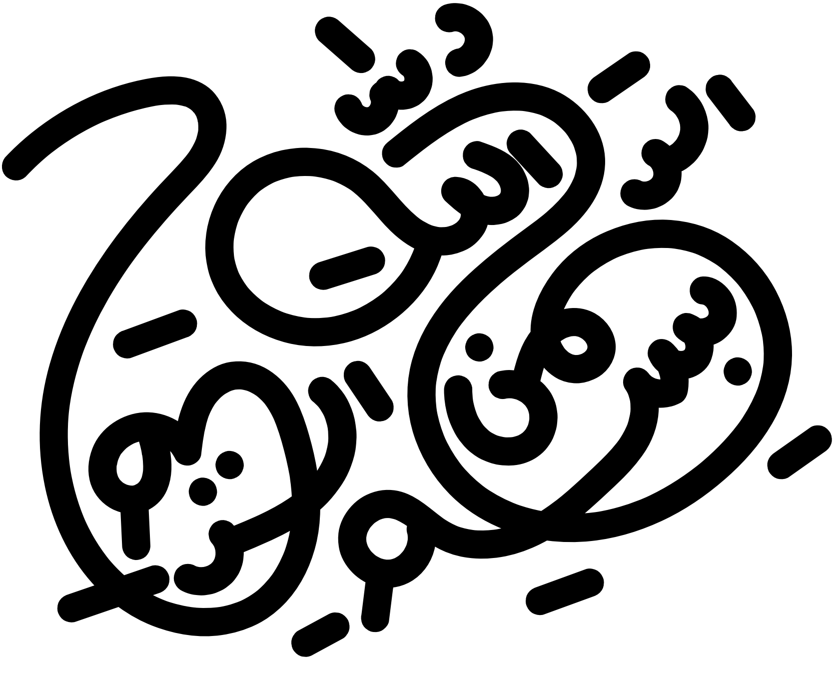

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

صحابہ اور طلقاء کی اصطلاح اور اس کو بنیاد بنا کر حضرت امیر معاویہ اور ان کے والد گرامی رضی اللہ عنہما پر کیے جانے والے اعتراض کے جواب میں اپنی نوعیت کا منفرد رسالہ

صحابہ
یا طلقاء؟

از قلم:
مبشر تنویر نقشبندی

ناشر:
Sabiya Virtual Publication

CONTENTS

(اس فہرست میں کسی بھی عنوان پر فقط ایک کلک کرنے سے آپ متعلقہ صفحے پر جاسکتے ہیں۔)

ایک اہم وضاحت 5

صحابہ یا طُلَقاء؟ 6

(اعتراض) 6

اعتراض کا جواب: 7

صحابی کی تعریف: 7

(1)امام بخاری 7

(2)امام بخاری کے استاذ امام علی بن مدینی 7

(3)امام احمد بن حنبل 8

(4)شیخ المحدثین امام ابن حجر عسقلانی 8

(5)امام محی الدین بن شرف النووی الشافعی 9

(6)علّامہ عبدالعزیز پرہاروی 9

(7)الدکتور محمود الطّحّان 9

(8)امام ربّانی مجدّد الف ثانی 10

(9)امامِ ربّانی مزید فرماتے ہیں: 10

اب ہم اعتراض کے جواب کی طرف آتے ہیں 11

(1)حدیثِ رسول ﷺ کی روشنی میں اعتراض کا جواب: 11

(2)ائمہ کرام کے فرامین کی روشنی میں اعتراض کا جواب 12

(1)سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ 13

نوٹ: 13
نمبر(1) 13
نمبر(2) 13
نمبر(3) 13
نمبر(4) 13
نمبر(5) 14
صحیح مسلم شریف کے ابواب 14
یہاں دو باتیں سامنے آئی ہیں 15
نمبر(1) 15
نمبر(2) 15
امام ابن حِبّان رحمۃ اللہ علیہ 15
امام بغوی 15
امام ابن عبد البرّ 15
امام ابو نعیم اصبھانی 16
امام ابن حجر عسقلانی 16
امام ابن اثیر الجزری 16
(2) سیدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ 16
امام ابو نعیم اصبھانی 17
امام ابن عبد البرّ 17
امام ابن اثیر الجزری 17
امامِ ابن حجر عسقلانی 17

امام عبدالباقی ابن قانع 17
نوٹ: 18
امام ربّانی مجدّدالف ثانی 18
(3)سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ 19
سیّدنا عبداللہ بن عبّاس 20
امام بخاری 20
امام ترمذی 21
نوٹ: 21
امام احمد بن حنبل 22
امام حماد بن اسامہ 22
حضرت فُضَیل بن عَیّاض 22
امام ربّانی مجدّدالف ثانی 23
فتح مکہ سے پہلے 24
خلاصہ: 25
تتمّہ: 27
ہماری اردو کتابیں: 28

ایک اہم وضاحت

صابیا ورچوئل پبلی کیشن مختلف ذرائع سے موصول شدہ مواد کی اشاعت کر رہی ہے۔ کئی لکھنے والے اپنا سرمایہ ہمیں شائع کرنے کے لیے ارسال فرمارہے ہیں۔ ہم ایک اہم وضاحت بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں اور رسالوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ بالکل ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے اور پھر علماے اہل سنت کی کتابوں کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا جارہا ہے جن کے بارے میں کسی کو کوئی شک نہیں ہونا چاہیے اور پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی وغیرہ غلطیوں کی تو جو اشاعت خاص ہماری جانب سے ہوتی ہے یعنی وہ کتابیں اور رسالے جو **"ٹیم عبد مصطفی افیشل"** کی پیشکش ہوتی ہے ان کی ذمہ داری ہم لیتے ہیں اور جو ہمیں دوسرے ذریعوں سے موصول ہوتا ہے ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے۔

ٹیم عبد مصطفیٰ آفیشل کی علمی تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہٰذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں اطلاع فرمائیں۔

عبد مصطفیٰ آفیشل

صحابہ یا طُلَقاء؟

(اعتراض)

ایک اعتراض کیا جاتا ہے اُس کا جواب دینے کے لیے یہ چند سطور تحریر کر رہا ہوں، اللہ اس تحریر کو مؤثّر بنائے اور سب کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

اعتراض یہ ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیاتِ مقدّسہ میں ایمان لانے والے سب حضرات صحابہ نہیں بنے بلکہ ان کی دو اقسام ہیں:

(1) صحابہ کرام

(2) طلَقاء

صحابہ کرام وہ کہ جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کیا اور طُلَقاء وہ ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا۔ (طلقاء طلیق کی جمع ہے اور اس کا مطلب ہوتا ہے آزاد کردہ لوگ)۔

تو اعتراض یہ ہوتا ہے کہ جناب یہ لوگ تو وہ ہیں کہ جن کے متعلّق فتح مکہ والے دن رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرما دیا تھا:

"لا تثریب علیکم الیوم فاذھبوا انتم الطلقاء"

ترجمہ۔۔۔آج کے دن تم پر کوئی الزام نہیں جاؤ تم آزاد ہو۔

(شرح المواھب للزرقانی جلد 3 صفحہ 449)

تو اعتراض کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ کوئی چھوٹی بات ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انہیں آزاد کر دیا تھا اور تم اب انہیں صحابہ کی فہرست میں بھی شامل کرنا چاہ رہے ہو۔

مزید سوال یہ ہوتا ہے کہ بعض احادیث میں صحابہ اور طُلَقاء کا الگ الگ ذکر کیا گیا ہے، مثلاً مسند احمد کی حدیث نمبر 10644 ہے کہ جب سورۃ النصر (اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس) نازل ہوئی رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

"النّاس حیّز و انا و أصحابي حیز" یعنی لوگ ایک فریق ہیں اور میں اور میرے صحابہ ایک فریق ہیں۔
لہٰذا اِس حدیثِ پاک میں سیّدِ عالم ﷺ نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کرنے والوں کو "النّاس" کہا اور پہلے والوں کو اپنا صحابی کہا ہے۔

دراصل ان اعتراضات کے ذریعے یہ لوگ خصوصی طور پر سیّدنا ابوسفیان اور سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کی ذواتِ بابرکات کو صحابہ کرام کی فہرست سے نکالنے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں۔

اعتراض کا جواب:

اس اعتراض کے جوابات دو طرح سے عرض کرنا چاہوں گا، ایک جواب حدیثِ پاک کے ذریعے اور دوسرا جواب ائمّہ کے اقوال سے۔

لیکن اس سے پہلے ہم صحابی کی تعریف لکھ دینا ضروری سمجھتے ہیں جو کہ فائدہ سے خالی نہ ہوگی۔
(ان شاء اللہ)

صحابی کی تعریف:

(1) امام بخاری

(1) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ صحیح بخاری میں صحابی کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:

من صحب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم او رآہ من المسلمین فھو من أصحابہ

ترجمہ۔۔۔جس نے نبی اکرم ﷺ کی صحبت اختیار کی یا صرف زیارت ہی کر لی تو وہ بھی صحابیٔ رسول ﷺ ہے۔

(صحیح بخاری صفحہ 595 دار الحضارۃ للنشر والتوزیع)

(2) امام بخاری کے استاذ امام علی بن مدینی

(2)امام بخاری کے استاذ امام علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ یوں تعریف بیان کرتے ہیں:

من صحب النبی او رآہ ولو ساعۃ من نہار فہو من أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ۔۔۔جس نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صحبت پائی یا محض زیارت کی اگرچہ دن کی ایک گھڑی ہی زیارت کے لیے مل سکی وہ بھی صحابیٔ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہے۔

(فتح الباری شرح البخاری جلد 7 صفحہ 5 باب فضائل أصحاب النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)

(3)امام احمد بن حنبل

(3)امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ صحابی کی تعریف یوں بیان فرماتے ہیں:

کل من صحبہ سنۃ او شہرا او یوما او ساعۃ او رآہ فہو من أصحابہ

ترجمہ۔۔۔ ہر وہ جس نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صحبت پائی اگرچہ ایک سال پائی، ایک ماہ پائی، ایک دن پائی یا ایک گھڑی پائی یا صرف زیارت ہی کر لی تو وہ بھی صحابیٔ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہے۔

(الکفایۃ فی علم الروایۃ، باب القول فی معنی وصف الصحابی صفحہ 51)

(4)شیخ المحدثین امام ابن حجر عسقلانی

(4)شیخ المحدثین امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ صحابی کی تعریف یوں کرتے ہیں:

وہو من لقی مؤمنا بہ و مات علی الاسلام ولو تخللت ردۃ فی الاصح

ترجمہ۔۔۔ صحیح ترین موقف یہ ہے کہ ہر وہ شخص صحابی ہے جس نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایمان لا کر ان سے ملاقات کی ہو اور حالتِ ایمان میں ہی وفات پائی ہو اگرچہ درمیان میں مرتد ہو گیا ہو۔(نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر صفحہ 136)

(5) امام محی الدین بن شرف النووی الشافعی

(5) امام محی الدین بن شرف النووی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

المعروف عند المحدّثین أنه کل مسلم رآی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم

ترجمہ۔۔۔ محدثین کے ہاں صحابی کی مشہور تعریف یہ کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا وہ صحابی بن گیا۔

(التقریب والتیسیر للنووی صفحہ 92)

(6) علّامہ عبدالعزیز پرہاروی

(6) علّامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ صحابی کی تعریف یوں بیان فرماتے ہیں:

وهو من صحب النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ولو ساعة من الایمان و مات مؤمنا

ترجمہ۔۔۔ صحابی وہ ہے جس نے ایمان کی حالت میں نبی اکرم ﷺ کی صحبت پائی ہو اگرچہ ایک لمحے کی صحبت پائی ہو اور حالتِ ایمان میں ہی وفات پائی ہو۔

(النبراس صفحہ 546)

(7) الدکتور محمود الطّحّان

(7) الدکتور محمود الطّحّان اپنی کتاب "تیسیر مصطلح الحدیث" میں لکھتے ہیں:

من لقی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم مسلما ومات علی الاسلام ولو تخلّلت ذلك ردة علی الاصح

ترجمہ۔۔۔ صحیح ترین قول کے مطابق صحابی وہ ہے جس نے حالتِ ایمان میں نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کی ہو اور ایمان پر وفات پائی ہو اگرچہ درمیان میں مرتدّ بھی ہوا ہو۔ (تیسیر مصطلح الحدیث صفحہ 150)

(8) امام ربّانی مجدّد الف ثانی

(8) امام ربّانی مجدّد الف ثانی قدس سرہ العزیز بھی اِسی تعریف کی تائید کرتے ہیں، آپ لکھتے ہیں:

اصحابِ کرام کہ بیک صحبتِ خیر الانام علیہ وعلیہم الصوۃ والسلام از اولیائے امت افضل گشتند

ترجمہ۔۔۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو کہ ایک ہی صحبتِ رسول ﷺ کے ذریعے تمام اولیائے امّت سے افضل قرار پائے۔

(مکتوبات امام ربّانی جلد 1 دفتر اول حصہ پنجم مکتوب نمبر 313 صفحہ 167)

یقیناً ایک صحبت سے صحابی بنے تب ہی تو سب اولیاء سے افضل ہوئے لہٰذا مجدّد الف ثانی کا بھی یہی نظریہ ہے کہ صحابی بننے کے لیے ایک صحبت بھی کافی ہے۔

(9) امامِ ربّانی مزید فرماتے ہیں:

ایں بزرگواراں را در اوّلِ صحبتِ آں سرور علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات آں میسّر می شد کہ اولیاءِ امّت را در نہایت النہایت شمّہ ازاں کمال دست میدہد

ترجمہ۔۔۔ اِن بزرگ ہستیوں (یعنی صحابہ کرام) کو سرورِ کائنات ﷺ کی پہلی صحبت میں ہی وہ کمالات و فیوض و برکات میسّر آئے کہ بعد میں آنے والے اولیائے امّت اپنے کمالات کے آخری سے آخری درجے میں پہنچ کر بھی ان کمالاتِ صحابہ کی صرف معمولی سی خوشبو ہی پا سکے۔

(مکتوبات امام ربّانی جلد 1 دفتر اول حصہ دوم مکتوب نمبر 66 صفحہ 47)

سیّدنا مجدّد الف ثانی قدس سرہ العزیز کا یہ فرمان بھی اسی تعریف کی تائید کرتا ہے۔

اِن مذکورہ تمام تعریفات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جن حضرات نے فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کیا

یا فتح مکہ والے دن قبول کیا ہو یا اُس کے بعد کیا اور زیارتِ رسول ﷺ سے مشرّف ہوئے یہ سب حضرات صحابی ہیں۔

اب ہم اعتراض کے جواب کی طرف آتے ہیں

(1) حدیثِ رسول ﷺ کی روشنی میں اعتراض کا جواب:

یہ ضروری نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی کو اپنا صحابی کہہ دیں تو اس سے کسی دوسرے کی صحابیّت کا انکار ہو جائے کیونکہ بعض مقامات پر نبی پاک ﷺ کسی خاص پسِ منظر میں کسی شخصیّت کو دوسرے کے مقابلے میں صحابی فرمادیتے ہیں حالانکہ مدِ مقابل خود بھی صحابی ہوتا ہے، مثال کے طور پر:

صحیح بخاری میں ایک لمبی حدیث ہے (میں یہاں صرف مقصودی عبارت پیش کرتا ہوں) کہ ایک مرتبہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدّیق اور جنابِ عمرِ فاروق رضی اللہ عنہما کی آپس میں سخت کلامی ہو گئی اور جب معاملہ بارگاہِ رسالت ﷺ میں پہنچا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے دو مرتبہ فرمایا: "فهل انتم تاركوا لی صاحبی"

ترجمہ۔۔۔کیا تم میری خاطر میرے صحابی کو چھوڑتے ہو؟

(یعنی میرے ابوبکر کو اذیّت مت دو)(صحیح بخاری 3661)

اب غور کیجیے کہ رسولِ اکرم ﷺ حضرت عمر فاروق اور دیگر صحابہ کو یہ فرما رہے کہ "میرے صحابی یعنی ابوبکر کو چھوڑ دو اسے اذیّت مت دو"

تو کیا یہاں پر یہ کہہ کر حضرت عمر فاروق اور دیگر صحابہ کی صحابیّت کا انکار کر دیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کی موجودگی میں صرف حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کو اپنا صحابی فرمایا ہے۔(معاذاللہ)

حالانکہ ایک دوسری حدیثِ مبارکہ جو کہ صحیح مسلم میں موجود ہے وہاں رسولِ اکرم ﷺ نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

انتم أصحابي

تم سب میرے صحابہ ہو۔(صحیح مسلم 584)

آپ ذرا اندازہ کیجیے کہ جنابِ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ وہ ہستی ہیں جنھوں نے فتح مکہ سے کچھ عرصہ پہلے اور غزوۂ خیبر کے بعد اسلام قبول کیا تھا اور رسولِ اکرم ﷺ اُس وقت موجود لوگوں کو حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں اپنا صحابی کہہ رہے ہیں۔

کہاں یہ حضرات اور کہاں جنابِ عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ۔

لہٰذا جیسے یہاں دیگر صحابہ کرام کے مقابلے میں حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کو اپنا صحابی قرار دینے اس سے حضرت عمر فاروق کی صحابیّت کا انکار نہیں ہوا کیونکہ اصل مقصد حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کی شان و عظمت اور خصوصیّت کو بیان کرنا تھا ایسے ہی مسند احمد والی وہ حدیث جو بطور اعتراض پیش کی گئی اس میں بھی اُن حضرات کی ایمانی قوت اور عظمت کو بیان کرنا اصل مقصد تھا جنھوں نے فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کیا تھا اس سے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کرنے والوں کی صحابیّت کا انکار نہیں ہوتا اگرچہ درجات میں بہت فرق ہے، کہاں وہ صحابہ کرام جنھوں نے اسلام کے آغاز میں ہی قربانیاں پیش کیں اور کہاں یہ صحابہ کرام جو نہ تو مہاجر بنے نہ انصار بنے نہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے نہ ہی غزوہ احد میں شمولیت اختیار کی اور پھر فتح مکہ کے موقع پر یا اس کے بعد اسلام قبول کیا، مراتب میں تو بے شمار فرق ہے مگر جیسے وہاں حضرت عمر فاروق کی صحابیّت کا انکار نہیں ایسے ہی یہاں فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کرنے والوں کی صحابیّت کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔

(2) ائمہ کرام کے فرامین کی روشنی میں اعتراض کا جواب

ایسے حضرات جنھوں نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا اُنھیں ائمّہ کرام نے صحابہ کرام کی لسٹ میں شمار کیا ہے۔ہم یہاں فتح مکہ کے موقع پر ایمان قبول کرنے والے صرف اُن حضرات کا ذکر کرتے

ہیں جنہیں زیادہ نشانہ بنایا جاتا ہے۔

(1) **سیدنا ابوسفیان** رضی اللہ عنہ

وہ ائمہ جنہوں نے حضرت ابوسفیان کو صحابہ کی لسٹ میں شمار کیا ہے ان چند کے نام یہ ہیں

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے "فضائل الصحابة" جو کہ صحابہ کرام کے فضائل پر لکھی ہے اس میں ایک عنوان یوں قائم فرمایا ہے:

"فضائل معاوية بن ابی سفيان رضی اللہ عنهما"

یعنی حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنھما کے فضائل کا بیان۔

(فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل صفحہ 913)

نوٹ:

ممکن ہے آپ کے ذہن میں سوال آئے کہ میں نے اوپر عنوان تو حضرت ابوسفیان کا لکھا ہے اور حوالہ جنابِ امیر معاویہ کے بارے دے دیا ہے تو اِس بات کو غور سے سمجھیے:

سبحان اللہ! یہ باب قائم فرما کر امام احمد بن حنبل رحمة الله علیہ نے ہمارے کم از کم پانچ (5) مسئلے حل فرمائے ہیں۔

نمبر (1) چونکہ اِس کتاب کا نام ہے "فضائل الصحابہ" یعنی یہ کتاب صحابہ کرام کے فضائل پر لکھی گئی ہے لہذا اس میں جنابِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کا عنوان قائم کرنا اِس بات کی دلیل ہے کہ امام احمد بن حنبل حضرت امیر معاویہ کو صحابی مانتے ہیں۔

نمبر (2) حضرت امیر معاویہ صرف صحابی ہی نہیں ہیں بلکہ ان کے فضائل بھی موجود ہیں کیونکہ عنوان یوں ہے "فضائل معاوية بن ابی سفيان رضی اللہ تعالی عنهما"

نمبر (3) امیر معاویہ کے نام کے ساتھ "رضی اللہ عنہ" لکھنا بھی صحیح عمل ہے۔

نمبر (4) عنوان میں جملہ یوں ہے "رضی اللہ عنهما" یعنی "عنهما" میں تثنیہ کی ضمیر ہے،

عربی میں تثنیہ دو (2) کو کہتے ہیں،
آپ دیکھیں تو عنوان میں ایک نام نہیں ہے بلکہ دو نام ہیں، ایک نام جنابِ امیر معاویہ کا اور دوسرا نام جنابِ ابوسفیان کا، لہذا امام احمد بن حنبل "رضی اللّٰہ عنہما" لکھ کر یہ کہہ رہے ہیں کہ "اللہ ان دونوں حضرات سے راضی ہو" یعنی امام احمد بن حنبل حضرت ابوسفیان کے لیے بھی "رضی اللّٰہ عنہ" کہہ رہے ہیں کیونکہ عنوان میں فرمایا ہے کہ "اللہ ان دونوں ہستیوں سے راضی ہو"۔

نمبر (5) جب "رضی اللّٰہ عنہ" کہنا ثابت ہو گیا تو معلوم ہوا کہ امام احمد بن حنبل حضرت ابوسفیان کو صحابی بھی مانتے ہیں۔

حضرت ابوسفیان رضی اللّٰہ عنہ کے صحابی ہونے کے حوالے سے ایک دلچسپ علمی بحث اِس وقت ذہن میں آ رہی ہے مگر وہ تحریر میں طوالت اور مشکل پیدا کر سکتی ہے اِس لیے اُسے چھوڑ رہا ہوں۔

صحیح مسلم شریف کے ابواب

صحیح مسلم شریف کے ابواب اگرچہ امام مسلم نے قائم نہیں فرمائے بلکہ شارح مسلم امام محی الدین شرف النووی (المتوفٰی 676 ہجری) نے قائم فرمائے ہیں انہوں نے ایک مقام پر یوں لکھا:

كتاب فضائل الصحابة

یعنی یہ صحابہ کرام کے فضائل کی کتاب ہے

اور پھر اس کتاب کے تحت ایک باب کا نام لکھا:

"باب من فضائل ابی سفیان بن حرب"

یعنی یہ باب حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللّٰہ عنہ کے فضائل کا باب ہے۔

(صحیح مسلم صفحہ 775، 808 دار الحضارة للنشر والتوزيع)

یہاں دو باتیں سامنے آئی ہیں

نمبر (1) سیّدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ صحابئ رسول ﷺ ہیں

نمبر (2) سیدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے فضائل صحیح مسلم میں امام مسلم نے بیان فرمائے ہیں۔

امام ابن حِبّان رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن حِبّان رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی 354 ہجری) نے اپنی کتاب "صحیح ابن حبّان" میں ایک باب قائم فرمایا:

"باب اخبارہ ﷺ عن مناقب الصحابۃ"

یعنی یہ صحابہ کرام کی ان منقبتوں کا باب ہے جو رسول اللہ ﷺ نے خود بیان فرمائی ہیں۔

اور پھر امام ابن حبّان نے اس باب کے تحت ایک عنوان قائم کیا:

"ذکر ابی سفیان بن حرب"

یعنی ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر۔

(صحیح ابن حبّان جلد 7 صفحہ 483، جلد 8 صفحہ 128)

غور کیجیے کہ امام صاحب نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر صحابہ کرام کے مناقب والے اس باب میں فرمایا ہے جو مناقب خود نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمائے ہیں۔

امام بغوی

امام بغوی (المتوفی 317 ہجری) نے اپنی کتاب "معجم الصحابۃ" میں سیّدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر فرمایا ہے۔ (معجم الصحابۃ جلد 3 صفحہ 352 مکتبہ دار البیان)

امام ابن عبد البرّ

امام ابن عبد البرّ (المتوفّٰی 463 ہجری) نے اپنی کتاب "الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب" جو

کہ صحابہ کرام کے حالات و واقعات پر لکھی ہے اس میں سیّدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ذکرِ خیر کے لیے باقاعدہ عنوان قائم فرمایا ہے۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب صفحہ 1677)

امام ابونعیم اصبہانی

امام ابونعیم اصبھانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی 430 ہجری) نے اپنی کتاب "معرفۃ الصحابۃ" جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے حالات پر لکھی ہے اُس میں سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے مناقب پر پورا باب قائم فرمایا ہے۔

(معرفۃ الصحابۃ صفحہ 1509)

امام ابن حجر عسقلانی

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی 852 ہجری) نے اپنی کتاب "الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ" جو کہ صحابہ کرام کے حالات و واقعات پر لکھی ہے اس میں سیّدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ذکرِ خیر کے لیے پورا عنواب قائم فرمایا ہے۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ جلد 3 صفحہ 332)

امام ابن اثیر الجزری

امام ابن اثیر الجزری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی 630 ہجری) نے اپنی کتاب "اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ" جو کہ صحابہ کرام کے حالات و واقعات پر لکھی ہے اُس میں جنابِ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے حالات پر عنوان قائم فرمایا ہے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ صفحہ 56)

(2) سیدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ

وہ ائمہ کرام جنھوں نے سیدنا وحشی رضی اللہ عنہ کو صحابہ کرام میں شمار فرمایا ہے ان میں سے چند یہ ہیں:

امام ابونعیم اصبہانی

امام ابونعیم اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی (430ہجری) نے اپنی کتاب "معرفۃ الصحابۃ" جوکہ صحابہ کرام کے حالات پر لکھی ہے اُس میں سیّدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر کرنے کے لیے عنوان قائم فرمایا ہے۔

(معرفۃ الصحابۃ صفحہ 2733)

امام ابن عبدالبرّ

امام ابن عبدالبرّ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی 463 ہجری) نے اپنی کتاب "الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب" جو حالاتِ صحابہ پر لکھی ہے اس میں حضرت وحشی رضی اللّٰہ عنہ کا ذکرِ خیر فرمایا ہے۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب صفحہ 1564)

امام ابن اثیر الجزری

امام ابن اثیر الجزری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی 630 ہجری) نے اپنی کتاب "اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ" جو حالاتِ صحابہ پر لکھی ہے اُس میں سیّدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر کرنے کے لیے باقاعدہ عنوان قائم فرمایا ہے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ صفحہ 1238)

امام ابن حجر عسقلانی

امامِ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی 852ہجری) نے اپنی کتاب "الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ" جوکہ حالاتِ صحابہ پر لکھی ہے اُس میں سیّدنا وحشی رضی اللّٰہ عنہ کا ذکرِ خیر فرمایا ہے۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ جلد 6 صفحہ 470)

امام عبدالباقی ابن قانع

امام عبدالباقی ابن قانع رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی 351 ہجری) نے اپنی کتاب "معجم

الصحابة" میں صحابہ کی لسٹ میں سیّدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ فرمایا ہے۔

(معجم الصحابة لابن قانع جلد 3 صفحہ 185)

امام ابن حجر عسقلانی رحمة الله علیه نے اپنی "اسماء الرجال" پر لکھی گئی اپنی کتاب "تہذیب التہذیب" میں سیّدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا ہے اور ساتھ فرمایا ہے کہ "روی عن النبی و عن ابی بکر الصدیق "یعنی حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اور سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

(تہذیب التہذیب جلد 11 صفحہ 112)

نوٹ:

یہاں ایک بات یاد رہے کہ محدثین کا ایک اصول ہے کہ وہ ہر راوی کے ضعیف یا ثقہ ہونے سے متعلّق ضرور بحث فرماتے ہیں اور اس کے متعلّق مختلف علماء کے اقوال و آراء پیش کرتے ہیں کہ فلاں امام نے اس راوی کے متعلّق یہ کہا ہے اور فلاں نے یہ کہا ہے جبکہ صحابہ کرام کے عادِل ہونے پر محدثین کا اجماع و اتّفاق ہے جیسا کہ "مقدمہ ابن صلاح، التقریب للنووی، تدریب الراوی" اور دیگر تمام اصولِ حدیث کی کتابوں میں یہ جملہ لکھا ہے کہ "الصحابة کلّھم عدول "یعنی تمام صحابہ کرام عادِل ہیں کسی صحابی کے ضعیف یا ثقہ ہونے پر بحث نہیں کی جائے گی۔

یہ ضابطہ ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ امام ابن حجر عسقلانی اور دیگر محدّثین نے "اسماء الرجال" کی کتابوں میں جب بھی سیّدنا وحشی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے تو اُن پر بحث نہیں فرمائی بلکہ یہ فرمایا کہ انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کر لیا تھا لہٰذا محدثین کا حضرتِ وحشی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کر کے یہ کہنا کہ انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کر لیا تھا اور پھر اُن سے متعلّق کوئی بحث نہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ تمام محدثین جنابِ وحشی رضی اللہ عنہ کو صحابہ کرام میں شمار فرماتے ہیں۔

امام ربّانی مجدّد الف ثانی قدس سرہ العزیز سیّدنا وحشی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ یوں کرتے ہیں:

ایں بزرگواراں را در اوّلِ صحبتِ آنسرور علیہ و علیہم الصلوات و التسلیمات آں میسّر می شد کہ اولیائے امّت را در نہایت النہایت شمّہ ازاں کمال دست می دہد لہذا وحشی کہ قاتلِ حضرت حمزہ علیہ الرحمہ کہ یک مرتبہ در بدوِ اسلامِ خود بشرفِ سحبتِ سیّد اوّلین وآخرین علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات والتحیّات مشرّف شدہ بود از اویسِ قرنی کہ خیر التابعین است افضل آمد وآنچہ وحشی را در اوّلِ صحبتِ خیر البشر علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام میسّر شد اویس قرنی را باآں خصوصیّت در انتہاء میسّر نشد

ترجمہ۔۔۔اِن بزرگ ہستیوں (یعنی صحابہ کرام) کو حضور سرورِ کائنات ﷺ کی صحبت کے پہلے لمحے میں ہی وہ کمالات وفیوض وبرکات میسّر آئے کہ بعد میں آنے والے امّت کے اولیاء اپنے کمالات کے آخری سے آخری درجے پر پہنچ کر بھی ان برکاتِ صحابہ کی صرف معمولی سی خوشبو ہی پا سکے، اِسی وجہ سے حضرت وحشی جو کہ حضرتِ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل ہیں وہ اپنے اسلام کے آغاز میں حضور سیدِ اولین وآخرین ﷺ کی پہلی صحبت پاتے ہی اویس قرنی سے افضل ہوئے جبکہ اویس قرنی خیر التابعین ہیں (یعنی تمام تابعین سے افضل ہیں) اور جنابِ وحشی کو حضور خیر البشر ﷺ کی پہلی صحبت میں ہی وہ کچھ مل گیا جو کہ اویس قرنی کو اپنے کمالات کت آخری درجے میں بھی نہ مل سکا۔

(مکتوبات امام ربّانی جلد 1 دفتر اوّل حصّہ دوم مکتوب 66 صفحہ 47)

(3) سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

پہلے یہ ذہن نشین فرمالیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ سے پہلے 7 ہجری میں صلح

حدیبیہ کے دن ہی اسلام قبول کر لیا تھا ہاں اس کا اظہار فتح مکہ کے موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا تھا جیسا کہ طبقات ابن سعد اور البدایۃ والنہایۃ وغیرہ میں موجود ہے ہم وہ روایت عنقریب ذکر کریں گے ، اور جن ائمہ کرام نے یہ کہا ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا تھا اس سے مراد اسلام کا اظہار ہے۔

لیکن بہر حال اعتراض کرنے والے حضرات چونکہ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا فتح مکہ کے موقع پر مانتے ہیں اور پھر اس بنا پر ان کی صحابیّت کا انکار کرتے ہیں تو ایسوں کی خدمت میں چند حوالہ جات پیش کرنا ضروری ہیں،

لہذا وہ ائمہ کرام جنہوں نے سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو صحابہ کرام کی لسٹ میں شمار کیا ہے، اُن چند آئمہ کرام کے نام یہ ہیں:

سیّدنا عبداللہ بن عبّاس

سیّدنا عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

انه صحب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم

ترجمہ۔۔۔ سیّدنا عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔

(صحیح بخاری 3764)

امام بخاری

امام بخاری نے صحیح بخاری میں ایک عنوان قائم فرمایا ہے:

"کتاب فضائل الصحابة"

یعنی یہ فضائلِ صحابہ کی کتاب ہے۔

اور اِس عنوان کے تحت ایک باب قائم کیا ہے، جس کا نام ہے:

"باب ذکر معاویۃ"

یعنی یہ جنابِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ذکرِ خیر کا باب ہے۔

تو یوں صحابہ کرام کے عنوان کے تحت جنابِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کرنا اِس بات کی دلیل ہے کہ امام بخاری جنابِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو صحابی مانتے ہیں

اور امام بخاری نے تو "رضی اللہ عنہ" والا مسئلہ بھی ساتھ ہی حل فرما دیا ہے:

آپ نے باب کے شروع میں صحابہ کرام کے ساتھ "رضی اللہ عنھم" اور پھر اس کے تحت جنابِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر فرمایا، یوں معلوم ہوا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھ "رضی اللہ عنہ" لکھنے کو بھی صحیح عمل مانتے ہیں۔

(صحیح بخاری صفحہ 595، 611)

امام ترمذی

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دو کتابوں "الجامع الکبیر" اور "سنن الترمذی" میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے مناقب بیان کرتے ہوئے ایک باب قائم فرمایا ہے جس کا نام ہے،

"باب مناقب معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ"

یعنی یہ باب حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی منقبتوں کا باب ہے۔

(سنن الترمذی صفحہ 730-الجامع الکبیر للترمذی جلد 6 صفحہ 157)

نوٹ:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے تو یہاں تین (3) مسئلے حل فرما دیے،

نمبر (1) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ رسول ﷺ کے صحابی ہیں۔

نمبر (2) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی منقبت بیان کرنا امام ترمذی سے ثابت ہے۔

نمبر (3) حضرت امیر معاویہ کے نام کے ساتھ "رضی اللہ عنہ" لکھنا صحیح عمل ہے۔

امام احمد بن حنبل

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "فضائل الصحابۃ" جو کہ صحابہ کرام کے فضائل پر لکھی ہے اُس میں ایک عنوان یوں قائم کیا ہے:

"فضائل معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما"

یعنی حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے فضائل کا تذکرہ۔

(فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل صفحہ 913)

اس جملے کی تفصیل اوپر آغاز میں جنابِ ابوسفیان رضی اللہ عنہ والے حصّے میں گزر چکی ہے جہاں اس جملے سے ہم نے 5 مسئلے ثابت کیے ہیں، وہاں ملاحظہ کیجئیے۔

امام حماد بن اسامہ

حضرت سفیان ثوری کے شاگرد، امام شافعی و امام احمد بن حنبل کے استاذ اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے راوی "امام حماد بن اسامہ رحمۃ اللہ علیہ" سے سوال کیا گیا کہ معاویہ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز؟ تو آپ نے جواباً فرمایا:

لا یقاس بأصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدا

ترجمہ۔۔۔ فرمایا: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صحابہ پر کسی کو قیاس نہیں کیا جاتا۔

(السنۃ للخلاّل جلد 1 صفحہ 435 رقم: 663)

حضرت فُضَیل بن عَیّاض

امام جعفر صادق کے شاگرد اور امام عبداللہ بن مبارک اور امام شافعی کے استاذ "حضرت فُضَیل بن عَیّاض رحمۃ اللہ علیہ" فرماتے ہیں:

کان من العلماء من أصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ۔۔۔فرمایا: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ علماء صحابہ میں سے تھے۔

(السنۃ للخلّال جلد 1 صفحہ 438)

یہاں حضرت فضیل بن عیّاض نے دو باتیں واضح فرمادیں ایک تو یہ کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی ہیں

اور دوسری بات یہ کہ وہ صحابہ میں بھی علماء صحابہ کی لسٹ میں ہیں۔

امام ربّانی مجدّد الف ثانی

امام ربّانی مجدّد الف ثانی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

لاتعدل بالصحبة شيئا كائنا ما كان الا ترى ان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فضلوا بالصحبة على من عداهم سوى الانبياء عليهم السلام وان كان اويسا قرنيا ام عمر مروانيا مع بلوغهما نهاية الدرجات ووصولهما غاية الكمالات سوى الصحبة فلا جرم صار خطاء معاوية خيرا من صوابهما ببركة الصحبة

ترجمہ۔۔۔ شرف صحابیّت کے برابر کسی چیز کو مت سمجھو کیونکہ اصحابِ رسول ﷺ شرفِ صحابیّت کی وجہ سے انبیاء کے علاوہ سب سے افضل قرار پائے اگرچہ اویس قرنی یا عمر بن عبدالعزیز ہی کیوں نہ ہوں، جو درجات کی انتہاء تک پہنچے اور اعلیٰ کمالات حاصل کر گئے سوائے صحابیّت کے، پس بے شک جنابِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خطا جنابِ اویسِ قرنی اور عمر بن عبدالعزیز کی درستگی سے افضل ہے کیونکہ جنابِ معاویہ رضی اللہ عنہ صحابیّت کی برکت پانے والے ہیں۔(مکتوبات امام ربّانی جلد 1 دفتر اول حصہ دوم مکتوب نمبر 120 صفحہ 123)

اِن کے علاوہ بیسیوں دلائل ہیں جو حضرت ابوسفیان، سیدنا وحشی بن حرب اور جنابِ امیر معاویہ رضی اللہ عنھم کے صحابی ہونے پر دلالت کرتے ہیں مگر بخوفِ طوالت ہم اُنہیں ترک کر رہے ہیں۔

فتح مکہ سے پہلے

سیّدنا امیر معاویہ کے فتح مکہ سے پہلے صلح حدیبیہ کے موقع پر اسلام قبول کرنے والی روایت:

لما كان عام الحديبية وصدّت قريش رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البيت و دافعوه بالراح وكتبوا بينهم القضية وقع الاسلام فى قلبى فذكرت ذلك لامى هند بن عتبة فقالت اياك ان تخالف اباك او ان تقطع امرا دونه فيقطع عنك القوت فكان ابي هومئذ غائبا فى سوق حباشة قال فأسلمت واخفيت اسلامى فوالله لقد رحل رسول الله من الحديبة وانى مصدق به وانا على ذلك اكتمه من ابي سفيان ودخل رسول الله مكة عام عمرة القضية وانا مسلم مصدق به وسلم ابوسفيان باسلامى فقال لى يوما لكن اخوك خير منك فهو على دينى قلت لم آل نفسى خيرا قال فدخل رسول الله مكة عام الفتح فأظهرت اسلامى ولقيته فرحب بي وكتبت له

ترجمہ۔۔۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جب حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو قریش نے بیت اللہ سے روک کر مقامِ راح میں ٹھہرنے پر مجبور کیا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اس موقع پر ایک معاہدہ کیا تو اس وقت میرے دل میں اسلام آچکا تھا پھر جب میں نے اس کا ذکر اپنی والدہ سے کیا تو

انہوں نے کہا کہ اپنے والد کی مخالفت سے ڈرو یا اپنی راہ جدا کرلو اگر راہ جدا کرلو گے تو تمہیں کھانا نہیں دیا جائے گا میرے والدان دنوں میں تجارت کے سلسلے میں حُباشَہ بازار میں گئے ہوئے تھے میں اسلام لے آیا اور اسے خفیہ رکھا، اللہ کی قسم جب نبی اکرم ﷺ حدیبیہ سے روانہ ہوئے تو میں آپ پر ایمان لاچکا تھا اور یہ بات میں نے اپنے والد سے چھپا رکھی تھی پھر جب نبی اکرم ﷺ عمرے کی قضاء فرمانے تشریف لائے تو اس وقت بھی میں مومن تھا جب میرے مسلمان ہونے کا علم میرے والد کو ہوا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ تمہارا بھائی تم سے بہتر ہے کیونکہ وہ میرے دین پر ہے، تو میں نے کہا "مجھے ایسی برتری چاہیے بھی نہیں" پھر جب نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر تشریف لائے تو میں نے اپنا اسلام ظاہر کیا اور نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کے لیے حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے خوش آمدید فرمایا اور میں نبی اکرم ﷺ کا کاتب بنا۔

(طبقات ابن سعد جلد 6 صفحہ 16-البدایۃ والنہایۃ جلد 8 صفحہ 117)

اس سے معلوم ہوگیا کہ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسلام تو صلح حدیبیہ کے موقع پر قبول کرلیا تھا جبکہ اس کا اظہار فتح مکہ کے موقع پر کیا۔

خلاصہ:

وہ حضرات جنہوں نے نبوّت کے پہلے سال اسلام قبول کیا یا رسولِ اکرم ﷺ کے وصال شریف کے قریب اسلام قبول کیا اور زیارتِ رسول یا ملاقاتِ رسول ﷺ سے مشرّف ہوگئے اگرچہ وہ ملاقات ایک ہی لمحے کی ہو اور پھر اسلام پر وفات پائی ہو تو وہ مرتبۂ صحابیّت پر فائز قرار پائیں گے، باقی جو طلقاء والی تقسیم ہے اس کا شرفِ صحابیّت پر کوئی اثر نہیں کیونکہ ہم نے احادیث واقوالِ ائمہ سے یہ ثابت کردیا ہے کہ کوئی "طلقاء" یا "مؤلفۃ القلوب" میں سے ہوں یا نہ ہوں جب انہیں حالتِ ایمان میں

رسول اللہ ﷺ کی ذرا سی صحبت بھی مل گئی تو وہ صحابی بن قرار پائیں گے جیسا کہ سیّدنا جریر بن عبد اللہ بجَلی رضی اللہ عنہ جنہوں نے فتح مکہ تو کیا وصالِ رسول ﷺ سے چند ماہ قبل بلکہ ایک روایت کے مطابق چالیس (40) دن قبل اسلام قبول کیا تھا ائمہ کرام نے ان حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کو بھی صحابہ کرام کی لسٹ میں شمار کیا ہے۔

ان میں سے چند آئمہ کرام کے نام یہ ہیں:

(1) امام احمد بن حنبل (المتوفی 241 ہجری)

(2) امام بخاری (المتوفی 256 ہجری)

(3) امام مسلم (المتوفی 261 ہجری)

(4) امام ابن ماجہ (المتوفی 273 ہجری)

(5) امام ترمذی (المتوفی 279 ہجری)

(6) امام نسائی (المتوفی 303 ہجری)

(7) امام بغوی (المتوفی 317 ہجری)

(8) امام ابن حبّان (المتوفی 354 ہجری)

(9) امام ابو نعیم اصبھانی (المتوفی 430 ہجری)

(10) امام ابن عبد البرّ (المتوفی 463 ہجری)

(11) امام ابن اثیر الجزری (المتوفی 630 ہجری)

(12) مقدمہ ابن صلاح کے مصنّف امام ابن صلاح (المتوفی 643 ہجری)

(13) شارح صحیح مسلم امام محی الدین شرف النووی (المتوفی 676 ہجری)

(14) امام ابن حجر عسقلانی (المتوفی 852 ہجری)

(15) امام جلال الدین سیوطی قدس سرہ العزیز (المتوفی 911 ہجری)

اور بھی بیسیوں علماء نے انہیں صحابی ہی شمار کیا ہے، لہذا حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کی صحابیّت کے ثبوت سے تو یہ مسئلہ نکھر کر سامنے آگیا کہ صحابی بننے کے لیے بغیر کسی دیگر شرائط کے صرف ایک بار صحبتِ رسول ﷺ کا مل جانا ہی کافی ہے۔

تتمّہ:

صحابی کی تعریف(Definition) میں اصولیین میں سے اگر کسی نے اختلاف کیا ہے تو وہ اختلاف صرف صحبت کے دورانیے کے اعتبار سے ہے یعنی رسولِ اکرم ﷺ کی صحبت میں کتنی دیر رہنے والی ہستی صحابی کہلائے گی یا پھر ایک دو غزوے لڑنے والی شخصیّت صحابی کہلائے گی جبکہ اس چیز میں تو اختلاف ہی نہیں ہے کہ طلقاء یا مؤلفۃ القلوب صحابہ میں شامل ہیں یا نہیں ہیں، اور اللہ کے فضل و توفیق سے صحابی کی تعریف سے متعلّق ائمہ کا صحیح ترین موقف ہم نے موضوع کے آغاز میں ہی پیش کر دیا ہے۔

اللہ ہم سب کو اہلِ بیتِ اطہار اور صحابہ کرام کے در کا سچّا گدا بنائے اور ہر نسبتِ رسول ﷺ کا ادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

ہماری اردو کتابیں:

(1) بہار تحریر۔عبد مصطفی آفیشل

علمی تحقیقی اور اصلاحی تحریروں پر مشتمل ایک گلدستہ جس کے اب تک چودہ حصے شائع ہو چکے ہیں۔ ہر حصے میں پچیس تحریریں ہیں جو مختلف موضوعات پر ہیں۔

(2) اللہ تعالیٰ کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا جائز نہیں ہے۔

(3) اذان بلال اور سورج کا نکلنا۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک واقعے کی تحقیق پیش کی گئی ہے جس میں حضرت بلال کے اذان نہ دینے پر سورج نہ نکلنے کا ذکر ہے۔

(4) عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی احباب کے مضامین شامل کیے گئے ہیں جو عشق مجازی کے تعلق سے ہیں، عشق مجازی کے مختلف پہلوؤں پر یہ ایک حسین سنگم ہے۔

(5) گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!۔عبد مصطفی آفیشل

اس مختصر سے رسالے میں گانے بجانے کی مذمت پر کلام کیا گیا ہے اور گانوں کے کفریہ اشعار بیان کئے گئے ہیں جسے پڑھ کر کئی لوگوں نے گانے بجانے سے توبہ کی ہے۔

(6) شب معراج غوث پاک۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک مشہور واقعے کی تحقیق بیان کی گئی ہے جس میں حضرت غوث اعظم کی شب معراج ہمارے نبی علیہ السلام سے ملنے کا ذکر ہے۔

(7) شب معراج نعلین عرش پر۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک واقعے کی تحقیق پیش کی گئی ہے جس میں معراج کی شب حضور نبی کریم علیہ السلام کا نعلین پہن کر عرش پر جانے کا ذکر ہے۔

(8) حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں حضرت اویس قرنی کے اپنے دندان شہید کر دینے والے واقعے کی تحقیق بیان کی گئی ہے اور ساتھ یہ بھی کہ اللہ کے آخری رسول علیہ السلام کے دندان شہید ہوئے تھے یا نہیں اور ہوئے تو اس کی کیفیت کیا تھی اور کئی تحقیقی نکات شامل بیان ہیں۔

(9) ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت۔عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ مجموعہ ہے ان فتاوی کا جو حضرت علامہ مفتی وقار الدین قادری علیہ الرحمہ نے ڈاکٹر طاہر القادری کے لیے لکھے ہیں، یہ فتاوی ڈاکٹر طاہر القادری کی گمراہی ثابت کرتے ہیں۔

(10)مقرر کیسا ہو؟۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ تقریر کرنے کا اہل کون ہے، یہ کس کے لیے جائز ہے اور ایک مقرر کے اندر کون کون سی باتیں ہونی چاہییں۔

(11)غیر صحابہ میں ترضی۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ صحابہ کے علاوہ بھی ترضی (یعنی رضی اللہ تعالی عنہ) کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(12)اختلاف اختلاف اختلاف۔عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اہل سنت میں موجود فروعی اختلافات کے حوالے سے ہے، اس میں اس بات کا بیان ہے کہ جب کبھی علمائے اہل سنت کے مابین کوئی مسئلہ اختلافی ہو جائے تو اس میں کیسی روش اختیار کی جانی چاہیے۔

(13)چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ۔عبد مصطفی آفیشل

واقعات کربلا کے حوالے سے اہل سنت میں بے شمار واقعات ایسے آ گئے ہیں جو شیعوں کی پیداوار ہیں، اس رسالے میں ہم نے چند واقعات کی تحقیق پیش کی ہے جو کہ اپنی نوعیت کا منفرد کام ہے، اس تحقیقی رسالے میں کئی علمی نکات مرقوم ہیں۔

(14)بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)۔کنیز اختر

عورتوں کی زندگی میں پیدائش سے لے کر نکاح اور پھر بعدہ کے معاملات کی اصلاح کے لیے اس رسالے کو ایک الگ انداز میں لکھا گیا ہے۔

(15)سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)۔عبد مصطفی آفیشل

اسلام میں جنسی تعلقات اور اس حوالے سے جدید مسائل پر یہ رسالہ بڑے ہی عام فہم انداز میں لکھا گیا ہے اور آسان ہونے کے ساتھ ساتھ یہ رسالہ دلائل سے بھی مزین ہے۔

(16)حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق۔عبد مصطفی آفیشل

حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق مشہور واقعات کی تحقیق پر یہ رسالہ لکھا گیا ہے، کئی حوالوں سے اصل روایات اور ان کی کیفیت کو انبیا کی عظمت کو مد نظر رکھتے ہوئے بیان کیا گیا ہے۔

(17)عورت کا جنازہ۔جناب غزل صاحبہ

عورت کے جنازے کو کون کون دیکھ سکتا ہے؟ کون کون کندھا دے سکتا ہے؟ کیا شوہر کندھا نہیں دے سکتا؟ اور ایسے کئی سوالات کے جوابات آپ کو اس رسالے میں ملیں گے۔

(18)ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی۔عبد مصطفی آفیشل

ایک عاشق کی بڑی دل چسپ کہانی ہے جس میں مزاح ہے، تفریح ہے، سبق ہے اور عبرت ہے۔اس واقعے کو علامہ ابن جوزی کی کتاب ذم الھوی سے لیا گیا ہے۔

(19)آئیے نماز سیکھیں۔عبد مصطفی آفیشل

اس کتاب میں نماز پڑھنے اور اس سے متعلق زیادہ سے زیادہ مسائل کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اصطلاحات کو آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے،اس کے اگلے حصوں پر بھی کام جاری ہے۔

(20)قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں اس بات کی تفصیل بیان کی گئی ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو ماں کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا یا باپ کے نام سے

(21)محرم میں نکاح-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں بیان کیا گیا ہے کہ ماہ محرم الحرام میں بھی نکاح جائز ہے اور اسے ناجائز کہنا بالکل غلط ہے،محرم میں غم منانا یہ کوئی اسلامی رسم نہیں اور چاہے گھر بنانا ہو یا مچھلی،انڈہ اور گوشت وغیرہ کھانا سب محرم میں جائز ہیں۔

(22)روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اہل سنت میں مشہور روایتوں کی تحقیق پر مشتمل ہے،اس میں روایتوں کی تحقیق بیان کی گئی ہے۔صحیح روایتوں کی صحت پر اور باطل روایتوں کے موضوع و بے اصل ہونے پر دلائل پیش کیے گئے ہیں،اس کے اور بھی حصوں پر کام جاری ہے۔

(23)روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ روایتوں کی تحقیق کا دوسرا حصہ ہے،اس کے اور بھی حصوں پر کام جاری ہے۔

(24)بریک اپ کے بعد کیا کریں؟-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ ان نوجوانوں کے لیے لکھا گیا ہے جو عشق مجازی میں دھوکا کھا کر اپنی زندگی کے سفر کو جاری رکھنے کے لیے راہ تلاش کر رہے ہیں۔

(25)ایک نکاح ایسا بھی-عبد مصطفی آفیشل

یہ ایک سچی کہانی ہے،ایک نکاح کی کہانی،اس میں جہاں اسلامی طریقے سے نکاح کو بیان کیا گیا ہے وہیں اس پر عمل کی کوشش بھی کی گئی ہے،ہے تو یہ ایک کہانی پر اس میں آپ تحقیقی نکات بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔

(26)کافر سے سود-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ ایک کافر اور مسلمان کے درمیان سود کی کیا صورتیں ہیں؟اور ساتھ ہی لون،بینک اور ڈاک سے ملنے والے منافع پر علمائے اہل سنت کی تحقیق بھی شامل رسالہ ہے۔

(27)میں خان تو انصاری-عبد مصطفی آفیشل

اسلام میں قوم،ذات اور برادری وغیرہ کی اصل پر یہ ایک تحقیقی کتاب ہے،اس مساوات کو قائم کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے،کفو کے مسئلے پر تحقیقی مواد بھی شامل کتاب ہے۔

(28)روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ روایتوں کی تحقیق کا تیسرا حصہ ہے،اس کے دو حصوں کا ذکر ہم کر آئے ہیں،اس کے چوتھے حصے پر کام جاری ہے۔

(29)جرمانہ-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ مالی جرمانے کے متعلق لکھا گیا ہے۔مالی جرمانہ فقہ حنفی میں جائز نہیں ہے اور اسے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔

(30)لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ ؟-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اولیا کی ایک خاص حالت کے بیان میں ہے جسے "سکر" اور "شطحیات" وغیرہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔اس تعلق سے اہل سنت کے معتدل موقف کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔یہ رسالہ ان کے لیے دعوت فکر ہے جو افراط و تفریط کے شکار ہیں۔

(31)تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام-عرفان برکاتی

یہ اعلی حضرت، امام احمد رضا بریلوی کی کتاب شمول الاسلام پر تخریج ہے۔

(32)اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)-عرفان برکاتی

اس کتاب میں اصلاح معاشرہ کے لیے احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے۔اصلاح معاشرہ کے حوالے سے یہ ایک اچھی کتاب ہے۔

(33)کلام عبید رضا-عبد مصطفی آفیشل

یہ الحاج اویس رضا قادری پاکستانی کے کلام کا مجموعہ ہے۔

(34)مسائل شریعت (جلد 1)-سید محمد سکندر وارثی

اس کتاب میں تقریباً سات سو سوال جواب ہیں۔روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے مسائل کثرت سے موجود ہیں۔فقہ حنفی کی روشنی میں مسائل کو بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

(35)اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا-مولانا حسن نوری گونڈوی

یہ مختصر سا رسالہ ایک اہم پیغام پر مشتمل ہے کہ علما و عوام سب کو چاہیے کہ لاعلمی کا اعتراف کرنے کی عادت ڈالیں اور جہاں علم نہ ہو وہاں تکلف کر کے جواب نہ دیتے ہوئے کہہ دیا جائے کہ میں نہیں جانتا۔

(36)سفر نامہ بلاد خمسہ-عبد مصطفی آفیشل

یہ ایک سفر نامہ ہے، ہندستان کے پانچ بلاد کے سفر کے احوال پر مشتمل ہے۔اس کے مطالعے سے جہاں آپ پانچ بلاد کے متعلق معلومات حاصل کریں گے وہیں کئی علمی نکات بھی آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

(37)منصور حلاج۔عبد مصطفی آفیشل

یہ مختصر سا رسالہ حضرت منصور حلاج رحمہ اللہ کے حالات پر ہے جس میں علمائے اہل سنت کی تحقیق کو بیان کیا گیا ہے اور حضرت منصور حلاج کے بارے میں رکھے جانے والے نظریات کو پیش کر کے جائزہ لیا گیا ہے۔

(38)مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں

اس رسالے میں علامہ وقار رضا القادری المدنی سلمہ الباری نے امام احمد بن حنبل کے صحابہ کرام کے متعلق نظریات کو پیش کیا ہے اور حضرت امیر معاویہ کے حوالے سے بھی کلام کیا گیا ہے۔

(39)مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں۔مولانا محمد ثقلین ترابی نوری، مولانا محمد سلیم رضوی

یہ کتاب شہزادۂ اعلی حضرت، حضور مفتی اعظم ہند کی سیرت اور کردار پر لکھا گیا ہے۔

(40)سفرنامہ عرب۔ مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی

یہ مفتی خالد ایوب مصباحی کا ملک عرب کے سفر کے دوران لکھا گیا سفرنامہ ہے۔

(41)تحریرات لقمان-علامہ قاری لقمان شاہد

مختلف موضوعات پر مشتمل یہ نہایت عمدہ کتاب ہے۔اس کتاب کو سیکڑوں کتابوں کا نچوڑ کہا جاسکتا ہے۔یہ اصل میں علامہ لقمان شاہد صاحب کی فیس بک پر تقریباً 8 سال کی گئی پوسٹوں کا مجموعہ ہے۔

(42)من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق-زبیر جمالوی

یہ رسالہ مشہور روایت "من سب نبیا فاقتلوہ" کی تحقیق پر لکھا گیا ہے جس میں اس روایت کی سند پر تحقیقی کلام کیا گیا ہے۔

(43)ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت۔ مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی

اس رسالے میں ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔اس قدر کتابیں ڈاکٹر صاحب نے نہیں لکھی ہیں بلکہ دوسروں کی محنتوں کو اپنے نام کیا ہے۔

(44)فرضی قبریں۔ عبد مصطفی آفیشل

اس کتاب میں علمائے اہل سنت کے 20 سے زائد حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ فرضی قبریں، مزارات وغیرہ بنانا اور ان کے ساتھ اصل جیسے معاملات کرنا حرام ہے۔

(45)سنی کون؟ وہابی کون؟۔ عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ بہت عام فہم زبان میں لکھا گیا ہے تاکہ سنی اور وہابی کے درمیان اصل اختلاف کی نوعیت ہر کوئی سمجھ سکے۔

(46)علم نور ہے۔ محمد شعیب جلالی عطاری

اس میں علم دین کے فضائل، علم کے حصول اور علم دین کے فروغ کے حوالے سے قرآن و سنت سے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔

(47)یہ بھی ضروری ہے۔ محمد حاشر عطاری

یہ رسالہ تبلیغ دین کی اہمیت پر لکھا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ "یہ (تبلیغ دین) بھی ضروری ہے"

(48)مومن ہو نہیں سکتا۔فہیم جیلانی مصباحی

یہ رسالہ تین حدیثوں کی شرح پر مشتمل ہے جو ان الفاظ کے ساتھ روایت کی گئی ہیں کہ "تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن ہو نہیں سکتا...الخ"

(49)جہان حکمت۔ محمد سلیم رضوی

یہ کتاب اولیائے کرام کے اقوال پر مشتمل ہے۔کئی کتابوں میں سے منتخب اقوال کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔جذبے کو بیدار کرنے کے لیے اور کئی امور میں ان اقوال کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

(50) ماہ صفر کی تحقیق۔ مولانا محمد نیاز عطاری

اس رسالے میں ماہ صفر کے حوالے سے جو غلط فہمیاں عام ہیں ان کی اصلاح کی گئی ہے۔

(51) فضائل و مناقب امام حسین۔ ڈاکٹر فیض احمد چشتی

اس کتاب میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب بیان کیے گئے ہیں اور ساتھ میں واقعۂ کربلا پر بھی بیان موجود ہے۔

(52) شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر۔ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ

اردو ترجمہ، تشریح اور تخریج ابو حامد عمران رضا عطاری المدنی نے کی ہے۔

(53) تحریرات بلال۔ مولانا محمد بلال ناصر

یہ کتاب مولانا محمد بلال ناصر کی تحریروں کا مجموعہ ہے۔ مختلف موضوعات پر تحریریں آپ اس میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

(54) معارف اعلی حضرت

اس کتاب میں کئی لکھاری حضرات کے مضامین کو شامل کیا گیا ہے۔ اعلی حضرت رحمہ اللہ تعالی کی سیرت اور ان کے اوصاف پر یہ ایک بہترین کتاب ہے۔

(55) نگارشات ہاشمی۔ مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی

یہ کتاب مولانا محمد بلال شاہ ہاشمی کی تحریروں کا مجموعہ ہے۔ مختلف موضوعات پر تحریریں آپ اس میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

(56) ماہنامہ التحقیقات۔ ربیع الاول 1444ھ کا شمارہ

یہ ایک ماہنامہ ہے جو دار التّحقیقات انٹرنیشنل کی خوب صورت کاوش ہے۔ مختلف موضوعات پر تحقیقی مضامین اس میں شامل کیے گئے ہیں۔

(57) حضرت امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں۔ مبشر تنویر نقشبندی

50 سے زیادہ باحوالہ اقوال و فرامین؛

کیا فرماتے ہیں پہلی تین صدیوں کے اسلاف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں؟ جانیں اس کتاب میں

(58) زر خانۂ اشرف۔ محمد منیر احمد اشرفی

یہ کتاب محمد منیر احمد اشرفی کی تحریروں کا مجموعہ ہے۔ 700 سے زیادہ علمی اور اصلاحی تحریروں کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔ آخر میں ایک باب الگ سے بنایا گیا ہے جس میں مختصر تحریریں اور اقوال موجود ہیں۔

(59) حضرت خضر علیہ السلام۔ ایک تحقیقی جائزہ

حضرت خضر علیہ السلام کون ہیں؟ نبی ہیں؟ فرشتے ہیں؟ ولی ہیں؟ ان کا نام کیا ہے؟ وغیرہ پر ایک تحقیقی پیشکش

(60) ایمان افروز تحاریر۔ محمد ساجد مدنی

1200 سے زائد تحریروں کا مجموعہ؛ یہ سب مطالعے کے دوران نوٹ کیے گئے ہیں۔

(61) انبیا کا ذکر عبادت۔ ایک حدیث کی تحقیق۔ اسعد عطاری مدنی

یہ مختصر رسالہ ایک حدیث کی تحقیق پر مشتمل ہے۔ انبیا کا ذکر عبادت ہے... الخ حدیث کی سند پر کلام کیا گیا ہے۔

(62) رشحات ابن حجر۔ فرحان خان قادری (ابن حجر)

یہ کتاب سیکڑوں علمی اور تحقیقی تحریروں کا مجموعہ ہے۔

(63) تجلیات احسن (جلد 1)۔ محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی

یہ کتاب جناب محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی کے مضامین کا مجموعہ ہے۔ موضوعات بہت ہی عمدہ ہیں۔ حالات حاضرہ کے حساب سے ہر مضمون قابل تعریف ہے۔

(64) درس ادب۔ غلام معین الدین قادری

اساتذہ، والدین، دینی کتب وغیرہ کا ادب و احترام سکھاتی ایک کتاب۔ قرآن و سنت اور بزرگوں کے واقعات وار شادات سے سجائی گئی ایک مختصر تحریر

(65) تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)۔ محمد شعیب عطاری جلالی

یہ جناب محمد شعیب عطاری جلالی کی علمی اور اصلاحی تحریروں کا مجموعہ ہے۔

(66) حق پرستی اور نفس پرستی۔ علامہ طارق انور مصباحی

یہ ایک بہت علمی کتاب ہے۔ افراط و تفریط کے شکار لوگوں کی سرکوبی کی گئی ہے اور بڑے اچھے انداز میں اعتدال کا پیغام دیا گیا ہے۔

(67) خوان حکمت۔ محمد سلیم رضوی

یہ کتاب 850 سے زائد اقوال کا مجموعہ ہے۔ پر حکمت اقوال با حوالہ نقل کیے گئے ہیں۔ بازار میں ملنے والی غیر معتبر اقوال سے متعلقہ کتب سے اسے انفرادیت حاصل ہے۔

(68) صحابہ یا طلَقاء؟۔ مبشر تنویر نقشبندی (یہ کتاب)

صحابہ اور طلقاء کی اصطلاح اور اس کو بنیاد بنا کر حضرت امیر معاویہ اور ان کے والد گرامی رضی اللہ عنہما پر کیے جانے والے اعتراض کے جواب میں اپنی نوعیت کا منفرد رسالہ

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

TO DONATE :

Account Details :
Airtel Payments Bank
Account No.: 9102520764
(Sabir Ansari)
IFSC Code : AIRP0000001

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm **9102520764**

OUR DEPARTMENTS:

enikah
E NIKAH MATRIMONIAL SERVICE

SABIYA
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

BOOKS r
ROMAN BOOKS

PS graphics
PURE SUNNI GRAPHICS
GRAPHIC DESIGNING DEPARTMENT

ACAG MOVEMENT
TO CONNECT AHLE SUNNAT

/abdemustafaofficial
for more details WhatsApp on **+919102520764**

About us

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

(1) Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog. These articles are very useful and informative.

(2) Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Topics of our books are something different and many of them are based on current affairs. Islamic scholars from different countries are sending their books to publish on our platform. We want to make this platform, the biggest virtual library for Ahle Sunnat Wa Jama'at.

(4)E Nikah Matrimonial Service

India's #1 Sunni Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. It's especially for Sunni Muslims and here we don't allow any other sect. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.

(4) E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four womens at once, it's recommended to have more wives but nowadays it's rare because people started to dislike this beautiful Islamic culture. By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

(5) Roman Books

Roman Books is our very popular department. We are publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.Read more about us on our website,

visit : www.abdemustafa.in

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL